40223-حج قران کرنے والے کے لیے صرف ایک ہی سعی ہے

سوال

بیت اللہ کے حج کے متعلق سوال ...... حج قران کرنے والے حاجی کے متعلق ، کیا ہمارے لیے عمرہ اور حج کا اکٹھا احرام باندھنا ممکن ہے اس طرح کہ جو سعی ہم طواف افاضہ کے بعد کرنی ہے وہ (طواف قدوم کے بعد) ہی کرلی جائے ؟ یعنی طواف افاضہ کے بعد ہمارے ذمہ نہ ہو کیونکہ ہم نے طواف قدوم کے بعد ہم سعی کرچکے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

حج قران کرنے والا وہ شخص ہے جس نے عمرہ اور حج دونوں کا احرام باندھا ہو اور قران کرنے والے پر صرف ایک ہی سعی ہوتی ہے اور یہی سعی اس کے حج اور عمرہ کے لیے کافی ہے ، اور افضل یہ ہے کہ وہ طواف قدوم کے بعد سعی کرلے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی پر عمل کیا تھا ، اور حج قران کرنے والا سعی کو موخر کرکے طواف افاضہ کے ساتھ سعی کرنے کا حق بھی رکھتا ہے .

حج قران کے ذمہ صرف ایک ہی سعی ہونے کی کئی ایک دلیلیں ہیں جن میں سے کچھ ذیل میں دي جاتی ہیں :

1- نبی صلی اللہ علیہ نے حج قران کیا اور طواف قدوم کے بعد صفا مروہ کے مابین صرف ایک ہی سعی کی .

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے صفا مروہ کے مابین ایک ہی سعی کی. صحیح مسلم (1215)

امام نووي رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام نے ایک ہی سعی کی) یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ میں سے جو حج قران کرنے والے صحابہ تھے انہوں نے صفا مروہ کے مابین صرف ایک ہی سعی کی ، اور جو حج تمتع کرنے والے تھے انہوں نے دوبار سعی کی ایک سعی عمرہ کے لیے اور دوسري سعی یوم النحر (عید کے دن) اپنے حج کے لیے .

اس حدیث میں واضح طور پر امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے موافقین کی دلیل پائی جاتی ہے کہ حج قران کرنے والے پر صرف ایک ہی طواف افاضہ اور ایک ہی سعی ہے . اھ

2- عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ : جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا (اور وہ حج تمتع کرنے والے تھے) انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کے مابین سعی کی اور پھر احرام کھول دیا اور جب منی سے واپس آئے تو پھر ایک اور طواف کیا اور جنہوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا تھا (اور حج قران کرنے والے ہیں) انہوں نے صرف ایک ہی طواف کیا تھا . صحیح بخاري (1556) صحیح مسلم (1211).

یہاں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی ایک طواف سے مراد صفا مروہ کے مابین سعی ہے اس لیے کہ سعی پر طواف کا اطلاق ہوتا ہے .

ابن قیم رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

حدیث میں دلیل ہے کہ حج تمتع کرنے والے پر ایک سے زیادہ سعی ہے کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا یہ کہنا کہ : پھر انہوں نے منی سے واپس آنے کے بعد اپنے حج کا ایک اور طواف کیا ، اس سے ان کی مراد صفا مروہ کے مابین سعی تھی اور اسی لیے انہوں نے حج قران کرنے والوں سے اس کی نفی کی .

اور اگر اس سے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی بیت اللہ کا طواف ہوتا تو اس میں سب برابر ہوتے کیونکہ حج تمتع اور حج قران کرنے والے پر طواف افاضہ میں کوئی فرق نہیں . اھ

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ :

کیا حج قران کرنے والے کے لیے ایک طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے ؟

تو ان کا جواب تھا :

جب کوئی شخص حج قران کرے تو اس کے لیے حج کا طواف اور حج کی سعی عمرہ اور حج دونوں کے لیے کافی ہوگی , اور اس کا طواف قدوم طواف سنت ہوگا اور اگر وہ چاہے تو سعی مقدم کرتے ہوئے طواف قدوم کے بعد سعی کر لے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا ، اور اگر چاہے تو عید کے دن طواف افاضہ تک مؤخر بھی کر سکتا ہے لیکن مقدم کرنا افضل ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ نے اسی پر عمل کیا تھا .

لھذا جب عید کا دن ہو تو وہ صرف طواف افاضہ ہی کرے اور سعی نہ کرے اس لیے کہ وہ پہلے سعی کر چکا ہے اس کی دلیل کہ عمرہ اور حج کے لیے طواف اور سعی کافی ہے وہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا جو کہ حج قران کر رہی تھیں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے :

(تیرا بیت اللہ کا طواف اور صفا مرہ کی سعی کرنا تیرے حج اور عمرے کے لیے کافی ہے) سنن ابوداود (1897) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے سلسلۃ الصحیحۃ (1984) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ حج قران کرنے والے کا طواف اور اس کی سعی حج اور عمرہ دونوں کے لیے ہی کافی ہے . اھ

دیکھیں : فتاوی ارکان الاسلام صفحہ نمبر (563).

واللہ اعلم .